اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے جدِّ مکرّم حضرت یوسف شاہ گردیزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تحریر... صدرالصدور قطب الاقطاب اعلیٰ حضرت علامہ جیلانی چاندپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(انٹرنیٹ ایڈیشن)

ناشر: حلقۂ علویہ القادریہ العالمی (ٹرسٹ)

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

email: jilanione@ yahoo.com
st-8- block 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے جدِّ مکرّم حضرت یوسف شاہ گردیزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تحریر... اعلیٰ حضرت علامہ جیلانی چاند پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میرے جدِ مکرم حضرت یوسف شاہ گردیزیؒ اپنے انتقال کے بعد بھی اپنی قبرِ مبارک سے ہاتھ باہر نکال کر لوگوں کو بیعت کرتے رہے ہیں اور اس واقعہ کی شہادت مشائخ اور علماء کے مانے ہوئے بہت بڑے عالم، شیخ اور محدث حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اپنی مشہور و معروف کتاب ’اخبار الاخیار‘ میں دی ہے اور واقعہ یہ ہے کہ بیان کیا جاتا ہے جب میرے دادا قطب الاقطاب غوث الوقت سیدنا ابو محمد سید محمد یوسف شاہ المعروف شاہ گردیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وصالِ حق فرمایا تو لوگوں کو بہت صدمہ پہنچا، آپؒ کے مزارِ اقدس کے ارد گرد ایک مجمعِ کثیر گریہ زاری کرتا اور عرض گزار ہوتا کہ یا حضرتؒ! ہم تو آپؒ کے حق پرست ہاتھ کو حضور غوث پاکؒ کا ہاتھ کہہ کر بیعت کیا کرتے تھے اور اب ہم اس نعمت سے محروم ہو گئے ہیں، ہم غریب لوگ بغداد شریف حاضری کی استطاعت نہیں رکھتے ہیں، اب ہم اس نعمت سے کیوں محروم کر دیئے گئے؟ لوگوں کی گریہ و زاری اور آہ و بکا نے رحمت کو جوش دلایا اور رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند نے اپنے مزارِ اقدس سے دستِ حق پرست (جو دستِ یدِ الٰہی ہے) باہر نکال کر فرمایا مخلوقِ

Publisher: HALQA E ALVIA UL QADRIA (trust)

خدا میں جو ہدایت کے طالب ہیں، ہم اب بھی انھیں بیعت کر کے داخلِ سلسلۂ عالیہ قادریہ رزاقیہ علویہ کرتے رہیں گے۔

لوگوں نے دستِ مبارک کو مزارِ اقدس سے باہر دیکھا تو مسرت وشادمانی سے مغلوب ہوکر ''یا غوثؒ زندہ باد''، ''یا مرشدِؒ برحق زندہ باد'' کے نعرے بلند کرنے لگے اور اس روز سے عرصۂ دراز تک حضور شاہ گردیزؒ مزارِ اقدس سے دستِ ید الٰہی باہر نکال کر لوگوں کو بیعت فرماتے رہے۔

حضرت شاہ سلطان العارفین سید المحدثین خواجہ عبدالحق محدث دہلویؒ اپنی تصنیفِ باکمال کے فیضانِ لازوال میں اس واقعہ کو شامل فرماتے ہوئے اپنی کتاب ''اخبار الاخیار'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

> ''حضرت شاہ گردیزؒ قدس سرہ العزیز گردیزی سید تھے، ملتان تشریف لائے اور یہیں پر مستقل سکونت اختیار فرمائی، آپؒ کا مقبرہ بھی ملتان میں ہے جو زیارت گاہِ خواص وعام ہے۔ منقول ہے کہ شاہ گردیزؒ وفاتِ ظاہری کے بعد بھی ہاتھ باہر نکال کر لوگوں کو مرید کرلیا کرتے تھے اور ابھی تک وہ سوراخ جس کے ذریعہ دستِ حق پرست باہر آتا تھا، باقی ہے۔ آپؒ ملتان کے مشہور مشائخِ کرام میں سے ہیں اور حضرت مخدوم شیخ بہاء الدین زکریا ملتانیؒ کے ہم عصر تھے۔''

حضرت ابوالمجد شیخ عبدالحقؒ محدث دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز کے اس ارشاد کے مطابق یہ حقیقتیں پایۂ ثبوت تک پہنچیں کہ میرے دادا حضرت یوسف شاہ گردیزیؒ، حضرت شیخ الشیوخ بہاء الدین زکریا ملتانیؒ کے ہم عصر تھے اور دوسری یہ حقیقت کہ آپؒ وصالِ حق کے بعد بھی اپنے مزارِ اقدس سے دستِ مبارک باہر نکال کر مرید کیا کرتے تھے لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ سن 667ھ سے جو سلسلۂ کرامتِ عجوبہ جاری ہوا تھا وہ کچھ عرصہ جاری رہنے کے بعد خود بخود بند ہوگیا یا کچھ عوامل اس کی بندش کے تھے؟ ظاہر ہے کہ جب ایسی عجوبۂ زمانہ کرامت کا ظہور مسلسل ہوتا رہا ہے تو اس کے پردہ کرنے کی وجوہ بھی ضرور موجود ہوں گی۔ چنانچہ میرے خاندان کی روایت کے مطابق (جس کی تصدیق محققینِ تاریخ فرماتے ہیں اور اس کے دستاویزی ثبوت موجود ہیں) یوں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت غوث بہاء الدین زکریاؒ ملتانی نور اللہ مرقدہ نے اپنے بڑے فرزند حضرت شیخ صدر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو

Publisher: HALQA-E-AULIA-E-QADRIA (trust)

نصیحتاً بلکہ وصیتاً یہ ہدایت فرمائی تھی کہ ’’اے فرزندِ ارجمند! میرے بعد حضرت غوث الثقلین قطب الکونین سلطان المقبولین سیدنا ابومحمد محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند سید السادات حضرت شاہ ابومحمد یوسف گردیزیؒ کے معاملاتِ عجوبہ میں مداخلت نہ کرنا ورنہ سلسلۂ سہروردیہ کیلئے تمھاری ان کے معاملات میں مداخلت نقصان کا باعث ہوگی، یاد رکھنا کہ وہ صاحبِ ذیشان سلسلۂ عالیہ قادریہ رزاقیہ کے ملتان (سندھ) میں بانی ہیں‘‘۔

اس وصیت و نصیحت کے بعد حضرت شیخ الاسلام غوث بہاء الدین ابومحمد زکریا ملتانی قرشی اسدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سن 661ھ میں وصال فرمایا اور اُن کے بعد اُن کے بڑے فرزندِ ارجمند حضرت شیخ صدر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کے جانشین کی حیثیت سے مسندِ خلافتِ راشدہ پر جلوہ نما ہوئے اور ابھی پانچ چھ سال ہی گزرے تھے کہ حضرت قطب الاقطاب صدر الصدور شاہ ابومحمد یوسف گردیزیؒ (شاہ گردیزؒ) وصالِ حق کی منزل پر فائز ہوئے اور اس کرامت کا ظہور ہوا جس کا ذکر میں نے آپ سے کیا کہ حضرت شاہ گردیزؒ نے مزارِ اقدس سے دستِ شفاعتِ حق باہر نکال کر لوگوں کو مرید کرنے کا سلسلہ شروع فرمادیا۔

یہ ایسی کرامت تھی کہ آناً فاناً اس کی شہرت اطراف و جوانب میں پھیل گئی اور سندھو نگر کے باہر حدودِ ایران و افغانستان بلکہ ہندوستان تک کے لوگ اس کرامت کے مشاہدے اور زیارتِ مزارِ مقدس کے ساتھ ساتھ حلقۂ ارادت میں شمولیت کیلئے ٹوٹ ٹوٹ کر وارفتہ سلسلۂ عالیہ قادریہ رزاقیہ علویہ میں داخل ہونے لگے اور نوبت بہ این جا رسید کے سلسلۂ عالیہ سہروردیہ کے چند مریدین نے حضرت شیخ صدر الدینؒ صاحبِ جاہ و حشمت کو اس کرامت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے یوں عرض کرنا شروع کردیا کہ حضورؒ! اگر یہ حالت جاری رہی تو سلسلۂ عالیہ سہروردیہ کی طرف تو کوئی بھول کر بھی متوجہ نہیں ہوگا اور حضرت شیخ الاسلام غوث بہاء الدین ابومحمد زکریا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا آستانہ سونا ہوجائے گا۔

حضرت شیخ صدر الدینؒ مریدین کی اس قسم کی مسلسل التجاؤں سے متاثر ہوگئے اور انھوں نے حضرت شاہ گردیزؒ کے آستانے پر حاضری کا ارادہ کرلیا، چنانچہ وہ حضرت قطب الاقطاب صدر الصدور شاہ ابومحمد یوسف شاہ گردیزیؒ کے آستانۂ عالیہ پر حاضر ہوئے اور مراقبہ فرما کر اپنی روحِ مبارک کو حضرت شاہ گردیزؒ کی طرف متوجہ فرما کر

شرفِ نیاز حاصل کیا اور عرضِ مدعا کی اجازت طلب فرمائی۔ حضرت یوسف شاہ گردیزیؒ نے عرضِ مدعا کی اجازت عطا فرمائی تو عرض کیا کہ ’’حضورؒ! یہ کرامتِ بابرکت جو حضرتِؒ والا دستِ مبارک مزار سے باہر نکال کر ظاہر فرماتے ہیں، شریعتِ مقدسہ محمدیہ ﷺ سے مطابقت نہیں رکھتی، اگر حضور اکرم نورِ مجسم فخرِ بنی آدم ﷺ چاہتے تو وہ اس کام کے زیادہ سزاوار ہیں‘‘۔

ابھی یہ جملہ پورا ہوا ہی تھا کہ مزارِ اقدس سے یہ آواز بلند ہوئی جو تمام حاضرین نے سنی کہ ’’بس بس! میرے آقا ﷺ کا حوالہ نہ دو، یہ تو اہلؒ اللہ اور ساداتؒ بزرگ کی حیاتِ ابدی کی شہادت تھی، تم اپنا مدعا بیان کرو کیا چاہتے ہو؟ حضرت شیخ بہاء الدینؒ زکریا ملتانی کی محبت وعقیدت ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی حسنی الحسینیؒ کے بیٹے کے سامنے ہے، اس لئے تمھاری بات رد نہیں کی جائے گی‘‘۔

حضرت شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا کہ ’’دستِ مبارک مزار ہی میں رکھیئے، یہی میری درخواست ہے‘‘۔

مزارِ شاہ گردیز سے آواز آئی کہ ’’تم نے ایسے مشاہدہ کو شریعت کے پردہ میں مستور کرنے کی خواہش کی ہے جو قیامت تک گمراہوں کیلئے راہِ ہدایت کی طرف متوجہ کرنے کا ذریعہ ہوتا۔ لو! اب ہم اپنا ہاتھ اندر رکھیں گے لیکن تمھارا سلسلہ بھی ہم نے اندر لے لیا ہے جو تم سے منقطع ہو گیا‘‘۔

حضرت شیخ صدر الدینؒ پر ہیبتِ عتاب طاری ہو گئی اور انھوں نے گھبرا کر دریافت کیا کہ ’’حضورؒ! میرا سلسلۂ نسل منقطع ہوا ہے یا سلسلۂ ارادت؟‘‘

جواب ملا کہ ’’سلسلۂ نسل جاری رہے گا کیونکہ یہ سلسلۂ نسل تو حضرت شیخ الاسلام بہاء الدین ابو محمد زکریا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے جو محبوبِ بارگاہِ غوثیہ ہیں اور سلسلۂ ارادت بھی صرف تمھاری ذات تک منقطع ہوا ہے کیونکہ سلسلۂ سہروردیہ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منسوب ہے جن کا وجود ظہورِ دعائے محبوبِ سبحانی غوث الاعظم جیلانیؓ ہے اور ان کے پیر و مرشد عم محترم اور خسرِ مکرم حضرت ابو النجیب سہروردی رفاعی حضور غوث الاعظمؓ کے صحبت یافتہ خوشہ چینِ فیضانِ غوثیہ ہیں۔ اس لئے سلسلۂ سہروردیہ جاری رہے گا لیکن تم سے منقطع ہو گیا ہے‘‘۔

یہ حکم سماعت فرما کر حضرت شیخ صدر الدینؒ وہاں سے واپس تشریف لے گئے۔ سنا ہے کہ حضرت شیخ صدر الدینؒ نے اپنے پیرومرشد اور والدِ بزرگوار کے مزار پر مراقبہ کیا اور سب کچھ عرض کر دیا تو جواب ملا کہ ”عزیز از جان! ہم نے تو پہلے ہی وصیتاً اور نصیحتاً تمہیں خبردار کر کے منع کیا تھا کہ فرزندِ غوث الثقلین حضرت شاہ ابو محمد یوسفؒ جیلانی حسنی الحسینی الگردیزی کے معاملہ میں محتاط رہنا اور دخل نہ دینا مگر تم نے خلاف ورزی کی جس کا یہ نتیجہ برآمد ہوا اور یہ غنیمت ہوا کہ میرے پیشوا امامِ طریقت حضرت مرشدِ برحق شیخ الاسلام شاہ شہاب الدین سہروردیؒ اور حضرت شاہ ابو النجیبؒ سہروردی رفاعی (جو حضرت شیخ غوث الوقت شاہ سید احمد رفاعیؒ کے خلیفۂ راشد تھے) کے طفیل سلسلۂ نسل اور سلسلۂ ارادت محفوظ رہا۔ اب ہم براہِ راست اپنے پوتے کو اپنا جانشین خلیفۂ راشد مقرر کرتے ہیں۔ ہمارا خرقۂ خاص اور عمامہ ”ابوالفتح“ کے خطاب کے ساتھ رکن الدینؒ کیلئے ہے۔ اب شجرۂ سلسلۂ عالیہ میں ہمارا بعد ان کا نام آئے گا۔“

یہ احکامات سن کر حضرت شاہ صدر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والدِ بزرگوار اور پیرومرشد کے مزارِ اقدس پر ہی معتکف ہو گئے اور آخری سانس تک معتکف رہے اور خود ان کا مزار شریف بھی ان کے والدِ بزرگوار کے پہلو میں ہے۔ اس کے بعد ان کے فرزند حضرت ابوالفتح شیخ المشائخ رکن الدین سہروردیؒ نے سلسلہ کی سربراہی سنبھالی اور ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں سلسلۂ سہروردیہ کو پھیلا دیا اور اس کا بول بالا کر دیا۔

سلسلۂ سہروردیہ ہی کے ایک بہت بڑے بزرگ حضرت شاہ ولایتؒ ہیں جن کے مزار شریف پر یہ فقیر جیلانی چاند پوری حاضری دے چکا ہے۔ حضرت شاہ ولایتؒ کے پیرومرشد چونکہ حضرت صدر الدین ابنِ حضرت بہاء الدینؒ زکریا ملتانی ہیں، اس لئے جب حضرت صدر الدینؒ کا سلسلہ منقطع ہوا تو حضرت شاہ ولایتؒ نے بھی اپنے خلفاء کو ہدایت کر دی کہ آئندہ اجرائے سلسلہ سے باز رہیں۔

تاہم جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ سلسلۂ سہروردیہ کا اجراء حضرت بہاء الدینؒ زکریا ملتانی کے پوتے حضرت ابوالفتح شیخ المشائخ رکن الدین سہروردیؒ کے ذریعہ جاری رہا۔

☆☆☆☆☆